Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۶ محرم ۱۳۹۲ھ ۳ امان ۱۳۵۱ ہش ۳ مارچ ۱۹۷۲ء	نمبر ۵۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق یکم امان کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کیلئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی رپورٹ مظہر ہے کہ سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۲ امان۔ کل بعد نماز عصر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت تعلیم الاسلام کالج کی سالانہ کھیلوں کی اختتامی تقریب میں تشریف لے گئے اور نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء و اساتذہ کو اپنے دست مبارک سے انعامات عطا فرمائے۔ یہ کھیلیں ۲۸، ۲۹ فروری اور یکم مارچ کو کالج کی ڈنیو کیمپس، گراؤنڈز میں منعقد ہوئیں۔

اس موقعہ پر حضور نے اسلام میں صحت اور ورزش جسمانی کی اہمیت پر نہایت لطیف پیرایہ میں روشنی ڈالنے کے بعد اہالیان ربوہ کی ایک نئی مجلس کے قیام کا اعلان فرمایا جس کا نام مجلس صحت ہوگا اور جو ربوہ میں ہونے والی تمام کھیلوں اور ٹورنامنٹ وغیرہ کا انتظام کیا کرے گی۔

حضور کی تقریر کا اور اس تقریب کا کسی قدر تفصیلی خلاصہ آئندہ انشاء اللہ پیش کیا جائیگا۔

محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم اور محترم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ۳/۴ کی صبح کو بذریعہ جناب ایکسپریس اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بیرونی ممالک میں تشریف لے جارہے ہیں۔

ربوہ کے احباب مقررہ وقت پر اسٹیشن پر تشریف لے جاکر انہیں دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمائیں۔ (نائب وکیل التبشیر)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے ہی خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کیا جاسکتا ہے

آپؐ کی اتباع کو چھوڑ کر صراط مستقیم کا گوہر مقصود حاصل نہیں کیا جاسکتا

"بہت سے لوگ ہیں جو اپنے تراشے ہوئے وظائف اور اوراد کے ذریعہ سے ان کمالات کو حاصل کرنا چاہتے ہیں! خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہیں کیا وہ محض فضول ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر منعم علیہم کی راہ کا سچا تجربہ کار اور کون ہوسکتا ہے جن پر نبوت کے بھی تمام کمالات ختم ہوگئے۔ آپؐ نے جو راہ اختیار کی وہ بہت صحیح اور اقرب ہے۔ اس راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ ایجاد کرنا خواہ وہ بظاہر کتنی ہی خوش کن معلوم ہوتی ہو میری رائے میں ہلاکت ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر ایسا ہی ظاہر کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے خدا ملتا ہے اور آپؐ کی اتباع کو چھوڑ کر خواہ کوئی ساری عمر ٹکریں مارتا رہے گوہر مقصود اس کے ہاتھ نہیں آسکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ کو ہرگز نہ چھوڑو۔ میں دیکھتا ہوں کہ قسم قسم کے وظیفے لوگوں نے ایجاد کر لئے ہیں۔ الٹے سیدھے لٹکتے ہیں اور جوگیوں کی طرح راہبانہ طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ سب بے فائدہ ہیں۔ انبیاءؑ کی یہ سنت نہیں کہ وہ الٹے سیدھے لٹکتے رہیں یا نفی اثبات کے ذکر کریں اور ارّہ کے ذکر کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی لئے اسوہ حسنہ فرمایا۔ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلو اور ایک ذرہ بھر بھی ادھر یا ادھر ہونے کی کوشش نہ کرو۔

غرض منعم علیہم لوگوں میں جو کمالات ہیں اور صراط الذین انعمت علیہم میں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے انکو حاصل کرنا ہر انسان کا اصل مقصد ہے اور ہماری جماعت کو خصوصیت سے اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۵۶)

لڑکیوں کی مخلوط تعلیم

لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کے بارہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں کثرت رائے کے حق میں فیصلہ دیتا ہوں کہ مخلوط تعلیم کسی صورت میں بھی درست نہیں سمجھی جاسکتی۔ نظارت تعلیم و تربیت کو اسکے انسداد کے متعلق جماعت میں ایک عام اعلان کرنا چاہیئے تاکہ ہر شخص کو علم ہو جائے کہ مرکز اس بارہ میں کیا خیال رکھتا ہے۔ اسکے بعد جو لوگ اس جرم کے مرتکب ہوں ان سے جواب طلبی کی جائے۔ اس اصلاح کی طرف توجہ دلائی جائے اور اس تنبیہ کے باوجود انکی اصلاح نہ ہو تو انہیں سزا دیجائے جس کی حد اخراج از جماعت تک ہو سکتی ہے۔"

(رپورٹ مجلس شوریٰ ۱۹۴۲ء)

احباب جماعت پوری طرح سے اس فیصلہ پر گامزن ہونے کی کوشش فرمائیں۔ صدر صاحبان و امراء جماعتہائے احمدیہ سے بھی امید کی جاتی ہے کہ وہ نگرانی فرمائیں گے کہ کوئی احمدی بچی مخلوط تعلیم کے ادارہ میں تعلیم حاصل نہ کرے۔ خلاف ورزی کی صورت میں نظارت تعلیم کو رپورٹ بھجوانا تمام صدر صاحبان و امراء کا فرض ہے بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس صورت میں مرکز کو اطلاع دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ (ناظر تعلیم)

اعلان تعطیل:۔ ۳ مارچ بروز جمعہ صدر مملکت کے حکم کے مطابق عام تعطیل ہوگی۔ ڈاکخانے بھی بند رہیں گے۔ اس لئے ۴ مارچ کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینیجر)

مسعود احمد دہلوی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳؍امان ۱۳۵۱ ہش

خدائی وعدے بہرحال پورے ہو کر رہتے ہیں

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سُنّت رہی ہے کہ جب بھی وہ صراطِ مستقیم کی طرف لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے اپنے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے تو وہ اُس مامور اور اُس کی قائم کردہ جماعت کو ترقی اور غلبہ کے عظیم الشان وعدوں اور بشارتوں سے ضرور نوازتا ہے۔

وہ وعدے انتہائی مخالفت اور نامساعد حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی "تائید و نصرت کے نتیجہ میں بہرحال پورے ہو کر رہتے ہیں۔ یہ کبھی نہیں ہوتا کہ اُس مامور اور اُس کی قائم کردہ جماعت کے حق میں ترقی، کامیابی اور غلبہ کے وعدے پُورے نہ ہوں۔ کیونکہ جیسا کہ اُس نے خود اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ بھی اُس کی ایک ازلی ابدی صفت ہے۔

خدائی وعدے پورے تو ہوتے ہیں اور ضرور ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی قدیم سُنّت کے مطابق ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ وہ وعدے مامور من اللہ پر ایمان لانے والوں کی اپنی استعداد کے مطابق مقدور بھر جدوجہد اور قربانیوں کے بغیر ازخود پورے ہوتے چلے جائیں۔ پھر مومنوں کی جماعت کو ان وعدوں کی رو سے خواہ جلد غلبہ ملنا مقدور ہو یا عرصۂ دراز کے بعد، ہر دو صورتوں میں یہ بھی خدائی سُنّت کا ایک حصہ ہوتا ہے کہ مومنوں کی جماعت کو موعودہ کامیابیوں اور غلبہ کے رُونما ہونے سے قبل شدید قسم کے ابتلاؤں میں سے ضرور گزرنا پڑتا ہے حتّٰی کہ بعض اوقات ابتلاؤں کا سلسلہ غیر معمولی طور پہ لمبا بھی ہو جاتا ہے اور درمیان میں ایسے بھی مرحلے آتے ہیں کہ مومنوں کی ہستی ہی کالعدم ہوتی نظر آنے لگتی ہے، لیکن حقیقی مومن ان ابتلاؤں سے کبھی ہراساں، پریشان اور مایوس نہیں ہوتے بلکہ وہ خدائی وعدوں پہ پختہ اور غیر متزلزل ایمان رکھتے ہوئے ایک ابتلاء کے بعد دوسرے ابتلاء میں سے کامیابی سے گزرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ دُکھوں، مصیبتوں اور ایذا رسانیوں کو بخوشی برداشت کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان مصیبتوں میں بھی خدا کے پیار کے مسحور کن جلوے دیکھ رہے ہوتے ہیں اور اِس یقین سے لبریز ہوتے ہیں کہ ابتلاؤں اور مصیبتوں کا دَور خواہ کتنا ہی لمبا کیوں نہ ہو بہرحال عارضی ہے۔ اس کے گزرنے کے بعد آخری کامیابی فتح اور غلبہ ہمیں مل کر رہے گا۔

چنانچہ کسی بھی نبی اور اس کے متبعین کو پیش آنے والے حالات کا اگر مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ انہیں شدید ابتلاؤں میں سے گزرنا پڑا اور ان ابتلاؤں کے دوران [illegible] وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ قربانیاں پیش کرتے چلے گئے۔ مثال کے طور پر موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو جن دُکھوں، مصیبتوں اور ابتلاؤں میں سے گزرنا پڑا اُن کی شدید نوعیت کا قرآن مجید میں خاصی تفصیل سے ذکر آتا ہے۔ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم انتہائی ظالم و جابر فراعنہ کی غلامی میں گرفتار رہنے کے باعث قربانی و ایثار اور مصائب برداشت کرنے کے لحاظ سے پست ہمتی کا شکار چلی آ رہی تھی اِس لئے وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد بھی ابتلاؤں کے وارد ہونے پر کبھی کبھی گھبرا اُٹھتے تھے اور اپنی اِس گھبراہٹ کا اظہار بھی کر دیا کرتے تھے اور ساتھ کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے قربانیاں بھی پیش کرتے جاتے تھے، حتّٰی کہ وہ وقت بھی آیا جب خدائی وعدے پُورے ہوئے اور انہیں موعودہ کامیابی اور غلبہ مل کر رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی اِس کیفیت کا قرآن مجید میں کسی قدر تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ جب فرعون کی قوم میں سے بعض سرداروں نے اُس سے کہا، تُو نے موسیٰ اور اُس کی قوم کو ملک میں فساد کرنے (حالانکہ وہ تو صرف حق کی طرف دعوت دیتے تھے) کے لئے آزاد چھوڑا ہوا ہے، تو اس پر فرعون نے اپنے اقتدار، طاقت اور غلبہ کے گھمنڈ میں حکم دے دیا کہ موسیٰ کی قوم یعنی بنی اسرائیل کے ہاں جو بیٹے پیدا ہوں اُن کو قتل کر دیا جایا کرے اور صرف لڑکیوں کو زندہ رہنے دیا جایا کرے۔ اِس حکم پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم گھبرا اُٹھی اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:-

اُوْذِیْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِیَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا (الاعراف آیت ۱۳۰)

یعنی (اے موسیٰ یہ کیا بات ہے) تیرے آنے سے پہلے بھی ہمیں تکلیف دی جاتی تھی اور اب جبکہ تُو ہمارے پاس آ گیا ہے اور ہم تجھ پر ایمان لے آئے ہیں تو بھی ہمارے مصائب دُور نہیں ہوئے بلکہ ایذا دہی کا سلسلہ پُورے زور شور سے جاری ہے۔

اپنی قوم کے مُنہ سے نکلی ہوئی یہ بات سُن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں ترقّی، کامیابی اور غلبہ کا خدائی وعدہ یاد دلاتے ہوئے فرمایا:-

عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَیَسْتَخْلِفَكُمْ فِی الْاَرْضِ (اعراف آیت ۱۳۰)

یعنی اے میری قوم گھبراؤ نہیں وہ وقت قریب آتا ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو تباہ کر دے گا اور اُن کی تباہی کے بعد ملک میں تم کو اپنا جانشین بنا دے گا۔

نیز انہیں یہ نصیحت فرمائی کہ وہ فرعونیوں کے اِن انسانیت سوز مظالم پر کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار نہ کریں بلکہ صبر اور تقویٰ کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اس کی مدد اور نصرت طلب کرتے رہیں۔ جب خدا تعالیٰ کی مدد آئے گی تو وہ انہیں ملک کا مالک بنا دے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اِس نصیحت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ اسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ○ (الاعراف آیت ۱۲۹)

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ سے مدد مانگتے رہو اور صبر سے کام لو۔ ملک تو اللہ کا ہے۔ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث کر دیتا ہے اور اچھا انجام متقیوں ہی کے ہاتھ رہتا ہے۔

ان تمام دُکھ، مصیبتوں اور مہیب ابتلاؤں کے ایک طویل سلسلہ کے بعد بالآخر وہ وقت آیا اور آ کر رہا کہ اُن بنی اسرائیل کو جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے تھے، غلبہ مل کر رہا۔ اور فرعون اور اُس کی قوم جو انہیں مظالم کا تختۂ مشق بنایا کرتی تھی، مٹ کر رہی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ابتداءً اُن کی انتہائی کمزوری اور بے بسی اور بے چارگی اور اس کے بالمقابل خدائی تائید و نصرت کے ماتحت انہیں عطا ہونے والے غلبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰی عَلٰی بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ یَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ (الاعراف آیت ۱۳۸)

اور ہم نے اُس قوم (یعنی موسیٰ علیہ السلام کی قوم) کو جنہیں ضعیف سمجھا جاتا تھا اُس ملک (مراد فلسطین) کے مشرقی حصوں کا بھی اور مغربی حصوں کا بھی وارث بنا دیا جسے ہم نے برکت دی تھی تیرے رب نے بنی اسرائیل سے جو اچھے سے اچھا وعدہ کیا تھا وہ پُورا ہو گیا اس لئے کہ انہوں نے مظالم پر صبر کیا۔ اور فرعون اور اسکی قوم جو کچھ بنا رہے تھے اور جو بلند عمارتیں کھڑی کر رہے تھے ہم نے اُن سب کو ڈھا دیا۔

الغرض مومنوں کو ایمان لانے کے بعد بھی مہیب ابتلاؤں میں سے گزرنا پڑتا ہے لیکن ان ابتلاؤں میں بھی فتح و اقبال کی روشنیاں برابر چمک رہی ہوتی ہیں اور خدائی وعدوں کے بموجب بالآخر انہیں غلبہ مل کر رہتا ہے البتہ مومنوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ ابتلاؤں کے دوران کسی قسم کی گھبراہٹ اور پریشانی اور بالخصوص مایوسی کا اظہار کئے بغیر تقویٰ کی راہ پر گامزن رہتے ہوئے صبر و استقامت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور اِس بات پر پختہ ایمان رکھیں کہ خدائی وعدے پُورے ہو کر رہیں گے۔ اِدھر کی دُنیا اُدھر ہو سکتی ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ خدائی وعدے پُورے نہ ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے ایک نئے باب کا آغاز

نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام اور اس کے خوش کن نتائج

محمد اجمل شاہد

۳

تعلیمی مراکز۔ جماعت احمدیہ کا بے مثال کارنامہ

طبی خدمات کے ساتھ ساتھ اس نئی سکیم کے تحت تعلیمی اداروں کے قیام کی مہم بھی شروع کر دی گئی اور بفضلہ تعالیٰ اس میدان میں خاطر خواہ کام ہو چکا ہے اور متعدد نئے تعلیمی مراکز کا قیام عمل میں آ چکا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس امر کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ عیسائی مشنریوں کا اس محاذ پر کامیابی سے مقابلہ کر سکے اور افریقہ کی آئندہ پود کو اسلام کے نور سے منور کر سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ امر جماعت کے لئے باعث فخر ہے کہ خدا تعالیٰ نے محض اسی جماعت کو اس خدمت کا موقع فراہم فرمایا۔ اور اس میں اس کا کوئی ثانی نہیں۔ چنانچہ الحاج ابراہیم ایجوکیشن کمشنر نے اسی بناء پر فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول کے افتتاح کے موقع پر کہا۔

"یہ پہلا موقع ہے کہ ایک مسلمان تنظیم اس امر کے لئے آگے بڑھی ہے کہ وہ ملک کی تعلیمی ترقی کے پروگرام میں حصہ لے۔"

نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے تحت سب سے پہلے غانا کے قیام واہ میں نصرت جہاں گرلز اکیڈمی کا قیام عمل میں آیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ افریقہ میں لڑکیوں کے لئے الگ سکول کا قیام جماعت احمدیہ کا ایک کارنامہ ہے۔ اس سے قبل ان علاقوں میں مسلم لڑکیوں کی تعلیم کے لئے کوئی الگ سکول نہیں تھے جس کی وجہ سے مسلمان تعلیمی لحاظ سے پسماندہ تھے۔ مگر جماعت نے اپنی نئی سکیم میں لڑکیوں کے الگ سکول کھولنے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ اور اس کے لئے ایسے میاں بیوی اساتذہ لئے جا رہے ہیں جو الگ الگ لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کا کام کر سکیں۔ چونکہ ان علاقوں میں پردہ کا رواج نہیں ہے۔ اور تعلیمی اداروں میں مغربی تہذیب غالب ہے اس لئے جماعت نے لڑکیوں کے سکولوں میں ایسے لباس کو رواج دیا ہے جس سے اسلامی لباس کی ضرورت پوری ہو سکتی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ لڑکیوں کی یہ یونیفارم مقامی لوگوں کی بہت دلچسپی کا باعث ہوئی ہے۔ چنانچہ "نصرت جہاں گرلز اکیڈمی واہ" کی لڑکیوں کی اس یونیفارم کے فوٹو مقامی اخبارات میں شائع ہوئے اور اس لباس کے متعلق یہ تحریر کیا کہ یہ لباس "لڑکیوں کے شرم و حیا اور خوب صورتی کا مرقع ہے۔"

لڑکیوں کے اس سکول کے علاوہ غانا میں مزید تین سیکنڈری سکول کھل گئے ہیں۔

اس سکیم کے مطابق نائیجیریا میں چار سکول کھل چکے ہیں۔ جن میں سے دو لڑکیوں کے اور دو لڑکوں کے ہیں۔ سیرالیون اور گیمبیا میں بھی ایک ایک سکول کھل چکا ہے اور مزید سکولوں کا منصوبہ زیر غور ہے۔ جوں جوں حالات اجازت دیں گے۔ انشاء اللہ اس میں وسعت دی جائے گی۔

تعلیمی اداروں پر اظہار مسرت

افریقہ کے ان ممالک میں تعلیمی اداروں کا قیام ایک عظیم الشان کام ہے اور جماعت کی اس خدمت کو ان ممالک میں خوب سراہا جا رہا ہے اور ایسے سکولوں کے قیام کے متعلق لوگوں کی طرف سے مطالبات بڑھتے جا رہے ہیں۔ خود حکومت کے حکام بھی تعلیمی میدان میں جماعت کی خدمات کا اعتراف برملا کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں صدر جمہوریہ سیرالیون ڈاکٹر سائیکا پی سٹیونس جب ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۱ء کو احمدیہ سیکنڈری سکول بو میں بغرض معائنہ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا۔

"میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا جو یہ کام تعلیم کے میدان میں کر رہی ہے۔ شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اس جماعت نے تعلیم کے علاوہ طبی میدان میں بھی ہماری مدد کرنی شروع کی ہے میں ان تمام گرانقدر خدمات کے لئے جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

اسی طرح سیرالیون کے ریذیڈنٹ وزیر مسٹر بانگالی نے نصرت جہاں احمدیہ سیکنڈری سکول روکوپور کے افتتاح کی تقریب میں فرمایا۔

"اتنے تھوڑے عرصہ میں سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات اس امر کا واضح ثبوت ہیں کہ اسلام کی فتح قریب تر ہے۔"

نائیجیریا کے مقام گھاؤ میں نصرت جہاں سکیم کے تحت پہلے کھلنے والے سکول فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول کا افتتاح کرنے والے الحاج ابراہیم گساؤ کمشنر محکمہ تعلیم نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ کہ ایک مسلمان ادارہ تعلیمی میدان میں ان کا ہاتھ بٹانے کیلئے آگے آیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی ریاست میں کل ۲۹ ثانوی سکول ہیں۔ جن میں سے ۲۷ پرائیویٹ اداروں کی طرف سے کھولے گئے ہیں اور یہ کہ احمدیہ مشن وہ پہلا مسلم ادارہ ہے جو ان کی ریاست میں ثانوی سکول کھول رہا ہے۔

(الفضل ۱۰ر دسمبر ۱۹۷۱ء)

غرض افریقہ کے ان ممالک میں جماعت احمدیہ کو بجا فخر ہے کہ وہ واحد جماعت ہے جو ان ممالک میں عیسائی اداروں کے مقابلہ میں پوری جان فروشی اور قربانی کے جذبہ سے سرگرم عمل ہے اور صدیوں سے محروم ان اقوام کو اسلامی اور دینی تعلیم سے منور کر رہی ہے۔

علوم ابدان و ادیان کا حسین امتزاج

غرض افریقہ میں طبی اور تعلیمی میدان میں نئی سکیم کے تحت جو کام شروع ہوا ہے وہ جماعت احمدیہ کا تابندہ و درخشندہ کارنامہ ہے۔ ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ۔

"علم دو ہیں ایک طب ہے اور دوسرا دینی تعلیم ہے۔"

چنانچہ ان دونو حقیقی علوم اور ان کے فیوض سے افریقی ممالک کافی حد تک محروم تھے اور اب جماعت احمدیہ کے ذریعہ ان علوم کی فراوانی کا سامان پیدا ہو رہا ہے۔ اور خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری کردہ "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" تو گویا سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کی روشنی میں اہالیان افریقہ کے لئے ایک مستقل جاری و ساری نہر ہے جو ایک طرف ان کے ابدان و اجسام کی صحت و سلامتی کے سامان پیدا کر رہی اور دوسری طرف ان کی دینی روحانی تشنگی کو دور کر کے سیرابی پیدا کر رہی ہے اور یقیناً اس کے نتیجہ میں نخل اسلام نشو و نما پائے گا تاآنکہ تمام افریقہ اس کے شیریں ثمار اور ٹھنڈے سائے سے متمتع ہوگا۔

شکریہ احباب

میرے پیارے ابا جان محترم ڈاکٹر احمد دین صاحب کمپالا (یوگنڈا) میں ۱۹/۱ کو وفات پر بہت سے احمدی بہن بھائیوں نے میرے مکان پر تشریف لا کر اور بذریعہ خطوط اظہار تعزیت کیا اور دلی ہمدردی کے جذبات سے میرے غم کو ہلکا کرنے میں مدد دی۔ مرکز سلسلہ سے افریقن طلباء نے اجتماعی تعزیت نامہ میرے نام ارسال کیا۔ فرداً فرداً سب کو جواب دینا میرے لئے مشکل ہے اس لئے "الفضل" کے ذریعہ تمام احباب کی ہمدردی کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ سب پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور سب بہن بھائیوں کو خادم دین بنائے۔ آمین۔

لطیفہ طور بنت ڈاکٹر احمد دین صاحب مرحوم ۶۰/F، پی اینڈ ٹی کالونی
ملتان روڈ لاہور

درخواست دعا

میری ہمشیرہ نصرت جہاں بیگم اہلیہ میاں محمد اسمٰعیل صاحب انصاری نعیم جمبر کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب کرام سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میرے بیٹے سردار لطیف احمد سلمہ اللہ نعیم جمبر گس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(سردار بشیر احمد اخگر لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنابِ تنویر مرحوم کی مجلسی زندگی کا ایک پہلو

"خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہوگئیں!"

از مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم اے

حضرت تنویر صاحب مرحوم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر برادرم محترم جناب مسعود احمد خان صاحب دہلوی نے نہایت جامع انداز میں اپنے تاثرات رقم فرمائے ہیں۔ اُن کا حسنِ سلوک۔ حسنِ معاشرت اور حسنِ آداب اپنی اپنی جگہ پر ان کی زندگی کا ایک مستقل باب ہے مگر ان فرائض منصبی کے علاوہ جناب تنویر کی ایک مجلسی زندگی بھی تھی جس کی شمع خواہ مہینے میں ایک دو بار روشن ہوتی مگر اس کی روشنی سے ان کی شخصیت کے پنہاں گوشے روشن تر ہو جاتے اور ان کی تکمیل پر وہ محسوس کرتے جیسے کہ ایک بوجھ ان کے سینے سے اتر گیا ہے۔ یا ایک خاموش سی پیاس تسکین پا گئی ہے۔ ان مجالس کا اہتمام اکثر وہ خود کرتے۔ یا پھر عزیزم ڈاکٹر پرویز پروازی یا خاکسار اُن سے مشورہ کے بعد کسی نہ کسی جگہ یہ تقریب منعقد کر لیتے۔ یوں یہ مختصر سی مجالس علم و ادب کا ایک ایسا روپ دھار لیتیں۔ کہ ان میں شرکت کے بعد ہم میں سے ہر ایک یہ محسوس کرتا۔ کہ اسکے جذبات زیادہ مرصع۔ زیادہ چست اور زیادہ بلند ہو گئے ہیں۔ اور حالات و واقعات کے ناگوار پہلوؤں کی گھٹن جو ایک حساس دل میں اگر عرصے تک بند رہے تو تمام زندگی کو ہی تلخ کر دیتی ہے۔ رفتہ رفتہ ختم ہو گئی ہے۔

ایسی ہی ایک مجلس کا ذکر ہے۔ غالباً گذشتہ سال اکتوبر۔ نومبر کے ایام میں۔ کہ میں اُن کے ہاں حاضر ہوا۔ اُن سے ملاقات کئے کئی ہفتے ہو چکے تھے اور دل ایک تشنگی سی محسوس کر رہا تھا۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ محترم تنویر صاحب خود باہر آئے۔ اُن کے چہرے پر جب پہلی نظر ڈالی۔ تو مجھے محسوس ہوا کہ کوئی غم ان کی آنکھوں سے چھلک رہا ہے۔ مگر فوراً انہوں نے اپنے چہرے پر مسکراہٹ پیدا کی۔ ایک بچے کو چائے لانے کے لئے کہا۔ اور کرسی پر یوں مطمئن اور مسرور ہو کر بیٹھ گئے۔ جیسے دل میں سوائے طمانیت اور مسرت کے اور کچھ نہ ہو۔ پھر یکے بعد دیگرے انہوں نے لطائف سنانے شروع کر دئیے۔ ہر لطیفے پر خوب ہنستے اور ہنسانے کی کوشش کرتے۔ تاہم میں محسوس کرتا تھا کہ تبسم کی یہ دھوپ اس گریہ شبنم کو خشک کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ جو دل میں موجود ہے۔ بیچ میں ایک وقفہ پر۔ موقع پا کر یہ شعر پڑھا ؎

غم دل میں بھی مسکرانے کی کوشش!
ہے صحرا میں کلیاں کھلانے کی کوشش!

فوراً سمجھ گئے اور کہنے لگے اختر صاحب غم انسان کے ساتھ لگا رہتا ہے کون ہے جس کے دامن کے ساتھ کوئی نہ کوئی کانٹا نہ ہو لیکن ہمارا کام کلیاں کھلانا ہے۔ اگر ہم پھولوں کی آبیاری کی کوشش نہ کریں۔ تو ہمارا دامن تمام تر کانٹوں سے بھر جائے پھر اس کے بعد انہوں نے مختلف مثالیں دیں۔ کئی واقعات سنائے اور کہا۔ کہ میں تو اپنے غم کے بادل کو اپنے قلم کے ذریعے بہا دیتا ہوں۔ مگر آپ آئے ہوئے ہیں کوئی غزل سنائیں۔ آپ کے الفاظ میں جوانی کی ترنگ اور شباب کی جولانی کا اظہار ہوتا ہے مگر ترنم سے۔ پھر اس کے بعد وہ اپنی ہی رَو میں مست ہو جاتے۔ میں پڑھتا اور وہ داد دیتے۔

ایک مجلس میں ترنم کا ذکر آ گیا۔ میں نے عرض کیا۔ کہ ایک تقریب میں مجھے نظم پڑھنے کو کہا گیا ہے۔ مگر تنویر صاحب! آپ جانتے ہیں میرا ترنم کچھ ایسا دلپذیر تو نہیں اور پھر کچھ کھانسی اور نزلہ زکام کی بھی شکایت ہے کیا یہ درست نہ ہوگا اگر نظم میں کسی اور ...... کو دیدوں اور وہ پڑھ دیں۔

فوراً کہنے لگے ہرگز نہیں اپنا کلام خود پڑھیں اور پھر آپ یہ انکساری کیوں کر رہے ہیں کہ ترنم ٹھیک نہیں ہے آپ بہت اچھا پڑھتے ہیں بہت ہی اچھا پڑھتے ہیں۔ جو مزا اور لطف خود کہنے والے کی زبان سے آ سکتا ہے۔ کسی اور کی زبان سے ہرگز نہیں آ سکتا۔ ان کی ان باتوں سے مجھے حوصلہ ہوا۔ چنانچہ اس تقریب میں بھی باوجود طبیعت کی خرابی کے میں نے خود ہی نظم پڑھی اور اس کے بعد بھی ہر موقعہ پر ایک خود اعتمادی کی سی کیفیت محسوس کرتا ہوں اور اسی اصول پر کاربند ہوں کہ جو لطف۔ خود کہنے والے کی زبان میں ہو سکتا ہے۔ کسی اور کی زبان میں نہیں ہو سکتا۔ بچے کی توتلی زبان۔ خود ایک محبوبیت کا رنگ رکھتی ہے۔ اور پیاری لگتی ہے۔ ایک بوڑھے معمر شخص کی زبان خواہ کس قدر لڑکھڑاتی کیوں نہ ہو۔ ایک خاص جذب و کشش کی حامل ہے۔ اور حقیقی سننے والا اس سے حظ اٹھاتا ہے۔

غرض تنویر صاحب کی صحبت بجائے خود ہمارے لئے ایک تعمیری زینہ تھا۔ ہم کلام سناتے اور ان کے چہرے کی طرف دیکھتے۔ اُن کی طرف سے داد اور تعریف کم از کم میرے لئے ایک تسکین کا باعث تھی۔ میں محسوس کرتا کہ اب میری استعمال کردہ ادبی تراکیب میں کوئی سقم نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر ادیب یہ ضرورت محسوس کرتا ہے۔ کہ اس کی کاوش کو سنا جائے اور اس کی تخلیق کو پرکھا جائے اور پھر جو حصہ وجدان کے تحت آتا ہے۔ اس کی داد دی جائے۔ تنویر صاحب مرحوم ان رموز سے خوب واقف تھے۔ کبھی اگر ملاقات کو دیر ہو جاتی تو وہ خود بلا بھیجتے۔ اور پھر جیسے مدت کے بعد ملنے والوں کا حال ہوتا ہے وہی کیفیت ہماری مجلس کی ہو جاتی۔ ان کی حوصلہ افزائی اور ادب نوازی۔ بجائے خود ایک جوہر تھا اور جب وہ اپنا کلام سناتے یا ہمارے اشعار سنتے۔ تو ان کے چہرے کی کیفیت سے معلوم ہوتا کہ اب انہیں دنیا میں کسی قسم کا بھی غم نہیں

تحریک جدید کی مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے

مخلصین

"میں جانتا ہوں کہ ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے مخلصین موجود ہیں جو اپنی ماہوار آمد سے بھی زیادہ چندہ تحریک جدید میں دیتے ہیں بلکہ بعض ایسے بھی ہیں جن کی قربانی ان کی ماہوار آمد سے دو دو تین تین گنا زیادہ اور وہ خوشی سے یہ قربانی پیش کر رہے ہیں۔" حضرت المصلح الموعودؓ

جملہ احباب جماعت اپنا محاسبہ فرمائیں کہ کیا وہ ان مخلصین جماعت میں شمار ہوتے ہیں جن کی طرف سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ کا روئے سخن ہے۔ اگر نہیں تو اس خوش نصیب طبقہ میں داخل ہونے کی سعی بھی فرمائی جائے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

نیکی کیلئے عزم و استقلال کی ضرورت

تحریک جدید ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے۔ اس میں حصہ لیتے رہنے کے لئے عزم و استقلال کی ضرورت ہے جماعت کی نئی پود کو عزم و استقلال کا درس دینے کے لئے ایک بزرگ خاتون محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر گوہر الدین صاحب ربوہ کے خط کا اقتباس پیش کیا جاتا ہے وہ ۸۲/- روپے چندہ ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں۔

"پہلے میں نے سوچا اتنے چندہ کی گنجائش نہیں میں چندہ کم کرا دوں مگر پھر میرے دل نے کراہت کھائی اس حرکت پر۔ اگر بڑھانے کی گنجائش نہ ہوگی تو اس سے کم تو ہرگز نہ کروں گی یہی میرا عزم ہے۔"

دفتر سوم کی ترقی بھی ایسی ہی روح پر منحصر ہے کہ حالات خواہ کچھ ہی ہوں۔ تحریک جدید کی مالی قربانی سے قدم واپس نہ اٹھایا جائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خدمتِ دین کا زریں موقع

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک تعلیمی ادارہ میں فوری طور پر ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ لہذا جو دوست ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ہوں۔ وہ اپنے جملہ کوائف و تدریس تجربہ وغیرہ سے نظارت تعلیم کو اطلاع دیں۔ (ناظر تعلیم ربوہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۹-۳-۷۲ یوم جمعرات بوقت نو بجے صبح ایوانِ محمود (متصل الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہو گی۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں

کم از کم معیار بھرتی

قد = ۵ فٹ ۲ انچ	وزن = ۱۰۷ پونڈ
چھاتی = ۳۰-۳۲	تعلیم = کم از کم تین جماعت
	عمر = ۱۷ سال سے ۲۵ سال تک

ناظر امور عامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئیے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئیے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۷۰۳

میں سردار دوست محمد خان ولد سردار فقیر بخش خان صاحب قوم چغتائی پیشہ زمینداری عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۱۴ء ساکن کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) پچاس کنال زمین جس میں ہم دس حصہ دار ہیں اس طرح میرا حصہ ۵ کنال بنتا ہے میرے حصہ کی قیمت چھ ہزار روپے ہے (۲) ایک دوکان خام کچہری روڈ مالیتی چار ہزار روپے (۳) ایک راس بھینس دو کٹیاں مالیتی ایک ہزار روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ۳۰/- روپے ماہوار حصہ آمد بطور ثواب ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: دوست محمد خان ولد سردار فقیر بخش خان صاحب آف سہنانہ تیر لوپچھ حال کوٹلی آزاد کشمیر

گواہ شد: فیض احمد چغتائی (پسر موصی)

گواہ شد: علم الدین نائب امیر جماعت احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر

مسل نمبر ۲۰۷۰۹

میں میاں جلال الدین ولد مولا بخش صاحب قوم کمہار پیشہ بیکار عمر ۷۰ سال بیعت مارچ ۱۹۲۱ء ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) رہائشی کچا مکان موضع بھڈال مالیتی ۱۵۰۰/- روپے

(۲) نقد تین صد (۳۰۰/-) روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: جلال دین ولد مولا بخش صاحب بھڈال ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: چراغ دین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھڈال ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: محمد رفیق بقلم خود سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ بھڈال ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۰۷۱۱

میں نذیر بیگم بیوہ حکیم غلام محی الدین صاحب صدیقی مرحوم قوم صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) طلائی بالیاں وزنی ۷ ماشے ۴ رتی مالیتی ۸۶/- روپے

(۲) سلائی مشین ایک عدد مالیتی ۲۰۰/- روپے

(۳) حق مہر ۳۲/۳ روپے مرحوم خاوند کو معاف کر دیا ہوا ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۴/- روپے بطور جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: نذیر بیگم ۷۶/۵/۱۶ سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

گواہ شد: ظہور احمد صدیقی

گواہ شد: محمد عبدالستار (کانپوری) صدر حلقہ

مسل نمبر ۲۰۷۱۲

میں سید عبدالغفور شاہ ولد سید چراغ شاہ صاحب قوم سید بخاری عمر ۶۶ سال بیعت ۱۹۶۴ء ساکن جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۸/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) مزروعی زمین ۳ ۱/۲ ایکڑ جو ۱۴۰۰۰/- روپے میں فروخت کردی ہے۔

(۲) دو بکریاں مالیت ۳۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: سید عبدالغفور شاہ جھنگڑ حاکم والا ڈاکخانہ واربرٹن ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد: حاجی فضل محمد جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: محمد اسلم ناظم اصلاح و ارشاد۔ جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۰۷۱۶

میں عنایت بیگم زوجہ پروفیسر چوہدری محبوب الٰہی صاحب قوم گکھی جٹ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی ساکن بہاولپور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۹/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:

(۱) زیور طلائی وزنی ۱۰ تولے مالیتی ۱۸۵۰/- روپے

(۲) حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ: عنایت بیگم اہلیہ پروفیسر محبوب الٰہی صاحب گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور۔

گواہ شد: رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولپور

گواہ شد: محبوب الٰہی خاوند موصیہ پروفیسر گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور۔

مسل نمبر ۲۰۷۱۸

میں خدیجہ بی بی بیوہ محمد اسماعیل صاحب قوم اعوان۔ عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی ساکن بھیرہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) ایک عدد رہائشی مکان مالیتی چار ہزار روپے

(۲) ایک عدد سیونگ مشین مالیتی ۱۵۰/- روپے

(۳) حق مہر بصورت نقرئی زیورات مالیتی یک صد روپے وصول شدہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے بطور جیب خرچ ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: خدیجہ بی بی بیوہ محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم محلہ اسلامیہ باغ بھیرہ۔ ضلع سرگودھا۔

گواہ شد: ایم مبارک احمد ملک سیلز بھیرہ ضلع سرگودھا

گواہ شد: منور احمد ملک مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۰۷۱۹

میں آمنہ بی بی زوجہ سید نذیر علی شاہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قائد آباد ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ۴ کنال زمین جو کہ چار ہزار روپے میں فروخت کر دی ہے اور حق مہر ۵۰۰/- روپے جو خاوند کو معاف کر چکی ہوں

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

الامۃ: آمنہ بی بی زوجہ نذیر علی شاہ صاحب معرفت مبارک دواخانہ قائد آباد ضلع سرگودھا

گواہ شد: محمد رفیع سیکرٹری مال جماعت احمدیہ۔ قائد آباد۔ ضلع سرگودھا۔

گواہ شد: مبارک علی شاہ صدر جماعت احمدیہ قائد آباد۔ ضلع سرگودھا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصدی ادائیگی کرنے والے غیر ممالک کے مخلصین کی فہرست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جب مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں نئے سکول اور طبی مراکز کھولنے کے لئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک تحریک فرمائی تو حضور نے فرمایا:

"یہ تحریک اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت جاری کی جارہی ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ انشاء اللہ ضرور کامیاب ہو گی"

چنانچہ تحریک کے ہوتے ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے مختلف ممالک کے مخلصین نے اس میں پوری دلچسپی کا اظہار کیا ہے اور تحریک کے ہوتے ہی نہ صرف اپنے وعدے لکھوائے بلکہ ادائیگی بھی شروع کر دی جن مخلصین نے سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے ان کی فہرستیں متواتر شائع ہو رہی ہیں۔ کئی غیر ممالک کی فہرستیں پہلے بھی شائع ہو چکی ہیں اب چند مزید ممالک کے سو فیصدی ادائیگی کرنے والے مخلصین کی ایک اور فہرست دعا اور ریکارڈ کی غرض سے شائع کی جارہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور فہرست پیش ہونے پر حضور نے جزاہم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔ اور ان سب مخلصین کے لئے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال اور اخلاص میں برکت دے۔ آمین۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نمبر شمار	نام معطی	مقام	ادائیگی
	۱۔ جماعت ہائے احمدیہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ)		
۱	مکرم ڈاکٹر تنویر احمد صاحب	ڈوڈومہ	۲۰۰۰ شلنگ
۲	محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ و مسز شریف صاحبہ	کالوئے زیتیا	۲۰۰۰ ،،
۳	مکرم دھاری بڈویا صاحب	ٹکوٹکو فوجی	۱۳۳۰ ،،
۴	،، حسن توفیر صاحب سلیمین	ڈوڈومہ	۱۰۰۰ ،،
۵	،، حافظ محمد سلیمان	موانزہ	۵۰۰ ،،
۶	،، چوہدری رحمت خان صاحب	ملایا	۵۰۰ ،،
۷	،، ،، ،، بجناب آنحضرت صلعم حضرت مسیح موعود علیہ السلام	،،	۵۰۰ ،،
۸	،، ،، ،، والدین مرحوم	،،	۵۰۰ ،،
۹	،، رشیدی تومان عبید اللہ صاحب	دارالسلام	۵۰۰ ،،
۱۰	،، محمد منور صاحب	،،	۵۵۵ ،،
۱۱	،، چوہدری آئی یو احمدی	مورو گورو	۵۰۰ ،،
۱۲	،، چوہدری محمد شریف صاحب	کالوئے زنیا	۵۰۰ ،،
	جماعت ہائے احمدیہ ہالینڈ		
۱	مکرمہ مسز ای ایم حامد صاحبہ		۴۳۵ گلڈر
۲	جماعت ہائے احمدیہ ہالینڈ (متفرق)		۲۰۰ ،،
۳	مکرم ڈانم منصور صاحب		۱۵۸ ،،
۴	،، ریپاکس۔ دی۔ داٹ		۱۰۰ ،،
۵	،، سائنس یوسف صاحب		۱۰۰ ،،
۶	،، ایم ڈریٹن صاحب		۵۰ ،،
۷	،، امیر یاڈ ونیس صاحب		۲۵ ،،
۸	،، یوسف ڈینٹا رورا صاحب		۳۰ ،،
۹	،، فولڈسی ڈاکرٹ صاحب		۲۵ ،،
۱۰	،، ایم جے نور محمد صاحب		۲۵ ،،
۱۱	،، برانڈٹ صاحب		۲۵ ،،
۱۲	،، لے ایچ اکنیال صاحب		۲۵ ،،
۱۳	،، ایم باکس صاحب		۱۷۔۵۰ ،،
۱۴	مکرم غلام جانسن صاحب		۱۵ گلڈر
۱۵	،، ہیج سیٹین ولڈ صاحب		۱۰ ،،
۱۶	،، آر لند محمد صاحب		۱۰ ،،
۱۷	،، ایم اے بی بخش صاحب		۱۰ ،،
۱۸	،، جی ایوب صاحب		۱۰ ،،
۱۹	،، مبیور۔ سبحانات صاحب		۱۰ ،،
۲۰	،، ایس ڈی خاں صاحب		۲۰ ،،
۲۱	،، ایس۔ اے رحمان صاحب		۱۰ ،،

(باقی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد

فرضیت زکوٰۃ کے متعلق کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ ادائیگی زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تقریباً جہاں بھی نماز کا حکم فرمایا ہے۔ وہاں اس کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس فریضہ کی طرف خاص توجہ دلائی ہے

عہدیداران جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ صاحب حیثیت احباب کو ادائیگی زکوٰۃ کے بارہ میں ترغیب و تحریص دلاتے رہا کریں کہ وہ اس فریضہ کی طرف کماحقہٗ توجہ دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

انصار اللہ کے چندہ کی نئی شرح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے چندہ مجلس کی شرح نصف پیسہ فی روپیہ سے بڑھا کر ایک پیسہ فی روپیہ مقرر فرما دی ہے۔ مجالس کی طرف سے اس نئی شرح کے ساتھ نئے سال کے بجٹ کی تشخیص کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے مگر ابھی بعض مجالس ایسی بھی ہیں جنہوں نے نئی شرح کے ساتھ سال رواں (۱۹۷۲ء) کے لئے بجٹ فارم مکمل کر کے مرکز میں نہیں بھجوائے۔

عہدیداران سے درخواست ہے کہ اس ضروری کام کی طرف جلد توجہ دی جائے تاکہ بجٹ کے بعد وصولی کی طرف توجہ دی جا سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

صدر بھٹو نے زرعی اصلاحات کا اعلان کر دیا

اسلام آباد یکم مارچ۔ صدر ذوالفقار علی بھٹو نے زرعی اصلاحات کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت نے سیراب زرعی اراضی کی انفرادی حد ملکیت ۵۰۰ ایکڑ سے کم کر کے ڈیڑھ سو ایکڑ مقرر کی ہے جبکہ بارانی اراضی کی زیادہ سے زیادہ ملکیت کی حد ایک ہزار ایکڑ سے کم کر کے تین سو ایکڑ کر دی گئی ہے۔ صدر نے ریڈیو پاکستان سے قوم کے نام خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت نے زمین کی ملکیت کے معاملے میں فی خاندان یا فی کس کے مسئلے پر بڑی سنجیدگی سے غور کیا ہے اور اس فیصلہ پر پہنچی ہے کہ خاندان کی بجائے انفرادی ملکیت کو ترجیح دی جائے۔ صدر نے بتایا کہ آئندہ آبیانہ اور تمام زرعی ٹیکس اراضی کا مالک ادا کیا کریگا حکومت بلوچستان میں تمام زمینیں اپنی تحویل میں لے لے گی اور وہ کاشتکاروں میں تقسیم کر دی جائیں گی۔ کسی زمیندار کو کسی قسم کا معاوضہ نہیں ادا کیا جائے گا مزارعین کو بیج مہیا کرنے اور بیج کی قیمت ادا کرنا بھی مالک اراضی کی ذمہ داری ہو گی۔

زرعی اصلاحات کے تحت مزارعین کی بے دخلی کو ناممکن قرار دیا گیا ہے بے دخلی صرف اسی وقت ہو سکے گی جب مزارع بٹائی یا کرایہ دینے میں ناکام رہے صدر نے اعلان کیا کہ آئندہ سرکاری ملازم ایک سو ایکڑ سے زیادہ اراضی اپنے پاس نہیں رکھ سکیں گے اور ریٹائرمنٹ پر تمام اراضی ضبط کر لی جائے گی۔ اس فیصلہ کا اطلاق فوجی افراد پر نہیں ہو گا۔ حکومت نے سرحدی اضلاع میں فوجیوں کو اراضی الاٹ کرنے کی جو سکیم شروع کر رکھی تھی اس کا مقصد یہ تھا کہ سرحد پر دفاع کو مضبوط بنایا جائے لیکن ہوا یہ کہ بیشتر حصہ نے یہ اراضی اندرون ملک اچھی اراضی سے تبدیل کرالی چنانچہ حکومت نے ایسے تمام سودے اور تبادلے منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۵